کہ جو شخص جھوٹ بولے یا غلطی کرے یا کاذرانی کی شرط اور بات کو نہ مانے وہ حرامی یا حرامزادہ ہے
اور اس الہامی لغت کے استعمال کو اس نے ایسا وسیع کیا ہے کہ گویا یہ لفظ "حرامی و حرامزادہ" اسوقت
کے الہامیون کا شعار اور ایک الہامی محاورہ اور انکا تکیہ کلام ہو گیا ہے۔

ہم اس امر کے ثبوت کے لئے اسکے الہامی ڈکشنری (تصنیفات) سے چند کوٹیشن (حوالے۔
کوٹ (نقل) کرتے ہین جن سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ یہہ نادر لغت آپہی کا الہام زادہ یا ایجاد ہے
اور اسی پر آپ کی بول چال الہامی محاورہ کی بنیاد ہے۔

(۱) آپ اپنی کتاب ست بچن کے صفحہ ۳۹۲ مین فرماتے ہین۔ جو شخص متقی اور حلال زادہ
ہوتا ہے۔ وہ جرات کر کے اپنے بھائی پر بے تحقیق کامل الزام نہین لگاتا جسکا مفہوم بموجب منطوق
یہہ ہے کہ جو شخص کسی اپنے بھائی پر بے تحقیق الزام لگا دے وہ آپ کی الہامی لغت مین حرامزادہ کہلاتا ہے

(۲) اپنے رسالہ شہادۃ القرآن کے ساتھ ایک تقریر متعلق مسئلہ جہاد ملحق کر کو جہدوالی
ہے۔ اسمین گورنمنٹ کو دہوکہ دیا۔ اور جتایا ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ سے آپ جہاد کو جایز نہین سمجھتے
پہر اس دہوکا کو پختہ کرنے کے لئے اپنی اس تقریر کی صفحہ ۳ مین کہا ہے کہ محسن کی بدخواہی کرنا (یعنے
گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد کو جایز کہنا) ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔

* اس کے دہوکا ہونے پر دلیل یہ ہے کہ دل سے وہ گورنمنٹ غیر مذہب کی جان مارنے اور اسکا مال لوٹنے
کو حلال و مباح جانتا ہے چنانچہ اپنی کتاب ست بچن کے صفحہ ۲۰ مین صاف کہہ چکا ہو کہ نافرمان انسان کے
جان اور مال اسکے ملک سے خارج ہو کر خدا کے ملک مین آجاتے ہین پہر خدا جس سے
چاہے اسکو تلف کرا دے" جس سے صاف ثابت ہو کہ جو مقام مین اس نے گورنمنٹ سے جہاد جایز نہ کہنے
والے کو حرامی کہا ہے یہہ محض دہوکا ہے ایسے دہوکا باز کو حرامی بننا یا کسیکو حرامی کہنا کچھ مشکل نہین ہے۔ لہذا گورنمنٹ
کو اسکا اعتبار کرنا مناسب نہین اور اس کیطرف متوجہ رہنا ضروری ہے۔ ورنہ اس مہدی کادیانی سے اسقدر نقصان پہنچنے کا
احتمال ہے جو مہدی سوڈانی سے نہین پہنچا۔ ہماری اس تحریر کا جو اس نے ہمارے ریویو براہین احمدیہ سے نقل کی ہے اب وہ محل
نہین رہا۔ وہ اس وقت تک اسکا محل تہا جبتک مہدی نہ بنا تہا اسکے مہدی نہ بننے کی دست آویز سے وہ ریویو